ایک پادری کے

قرآن پر اوہام کا ازالہ

اسلامی مشن ۔ سنت نگر ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

مسلمانوں کا دعوٰے ہی نہیں بلکہ ہر حقیقت پسند کمیٹی رائے یہ ہے کہ "اللہ تعالٰی کی آخری کتاب قرآن کے سوا باقی سب (الہامی) کتابیں اپنی اصلیت کھو بیٹھی ہیں۔

کراچی کے ایک پادری صاحب کو اس کا یقین نہیں آیا چنانچہ انہوں نے سولہ سوالات بطور اعتراضات کے اپنے ایک خط میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ تاکہ اس خیال کو غلط ثابت کریں۔

پہلا سوال:۔ کیا آپ وہ کھجور کے پتے۔ چمڑے اور ہڈیاں اپنی اصلی حالت میں دکھا سکتے ہیں۔ جن پر قرآن لکھا ہوا ہو؟

جواب:۔ بلا شبہ ہم دکھا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اپنی اصلی حالت میں اسے دیکھ سکیں لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ ہر لمحہ متغیر ہیں۔ البتہ وہ قرآن جو ان اشیاء پر لکھا گیا وہ ہم اصلی حالت میں دکھا سکتے ہیں۔ ذرا تکلیف فرما کر قرآن مجید کو دیکھیے" اور اگر نہیں پڑھ سکتے تو کسی حافظ قرآن سے سنیئے۔ بسم اللہ کی ب" سے لیکر والناس کے "س" تک بالکل وہی ہے۔ جو سب سے پہلے لکھا گیا۔ اصلی حالت کا یہی مطلب ہے قرآن کی مثال اس وصیت کی سی ہے جو باپ نے اپنے بیٹوں کو کی ہو اور بیٹوں نے اسے اپنے سینوں پر ثبت کر لیا ہو۔ کیسی بد بخت وہ اولاد جو باپ کی وصیت پر عمل نہ کرنے کے لیے اس میں رد و بدل کر کے اسکی اصلیت کو کھو دے۔ مسلمانوں کا کہنا یہ ہے کہ اہل قرآن کے سوا تمام اہل کتاب اس فعل شنیع کا ارتکاب کر کے کتب مقدسہ کی

اصلیت کھو بیٹھے ہیں۔

کیا "کھجور کے پتے۔ چمڑے اور ہڈیاں" جن پر بقول سوال کنندہ نزول کے وقت لکھوایا جاتا رہا تھا۔ قرآن تھے؟ قرآن تو خدا کے کلام کو کہا جاتا ہے۔ وہ مادی اشیاء جن پر یہ لکھا جاتا تھا قرآن نہیں تھے۔ وہ تو فانی اشیاء تھیں معدوم ہوگئیں۔ لیکن قرآن لافانی ہے اسی طرح من و عن موجود ہے۔ نہ صرف ایسی اشیاء پر قرآن لکھوایا جاتا تھا بلکہ سینکڑوں اصحاب کبارؓ اسے حفظ کر لیتے تھے اور اسے اس طرح اپنے سینوں میں محفوظ کر لیتے تھے۔ اب سائل اگر یہ کہے کہ ان لوگوں کو پیش کرو جنہوں نے اس وقت اپنے سینوں میں محفوظ کر لیا تھا۔ تو ہم صرف یہ کہیں گے۔

بریں عقل و دانش باید گریست

وہ تو فانی تھے اس جہان سے رخصت ہوگئے۔ لیکن ان سے یہ کلام اللہ دوسرے لوگوں نے سیکھا ان سے پھر اگلے لوگوں نے حفظ کیا اور خدا کے فضل و کرم سے سلسلہ جاری ہے۔ اور جاری رہے گا۔ لاکھوں مسلمان حافظ قرآن موجود ہیں اور یہ خدا کی کتاب بالکل اسی طرح موجود ہے۔ جیسا کہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا خدا کی طرف سے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتی تھی۔

پھر یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کا اصل حالت پر باقی رہنا ہڈی، چھال اور کاغذ وغیرہ پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اگر بالفرض قرآن حکیم کے تمام نسخے دنیا سے معدوم ہوجائیں، تب بھی ایک دس سال کا حافظ قرآن

بچہ آپ کو پورا قرآن زبانی لکھوا سکتا ہے۔ لہذا اسکی اصلیت کے معدوم ہونے کا امکان ہی نہیں رہا۔

دوسرا سوال:۔ کیا یہ آخری کتاب وہی ہے۔ جس کو نہ رسول نے لکھنے کا حق دیا اور نہ اپنے زمانہ میں جمع کر کے آخری تشکل دی؟

جواب:۔ لیکن یہ آپ کو کس نے بتایا کہ رسول نے اسے لکھنے کا حق کسی کو نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسے لکھنے کے لئے اس وقت کے بیشتر پڑھے لکھے اصحاب کو مامور فرمایا جنہیں کاتبان وحی کہا جاتا ہے۔ اور وفات سے پہلے تمام وحیوں کو مرتب بھی فرما دیا۔ لہذا یہ سوال کسی نے گھڑ لیا ہے آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں۔

تیسرا سوال:۔ "کیا اسکی ترتیب ٹھیک ہے"؟

جواب:۔ جی ہاں ٹھیک ہے اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہے نہ ظاہر۔ یہ بھی آپ کو کسی نے بہکایا ہے کہ ترتیب ٹھیک نہیں ہے۔

چوتھا سوال:۔ کیا آخری کتاب حضرت محمدؐ صاحب کی ہے یا صحیفہ عثمانی ہے"

جواب:۔ یہ کتاب نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور نہ صحیفہ عثمانی ہے بلکہ یہ اللہ کی کتاب ہے جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی۔ اس کو صحیفہ عثمانی کہنا تو نہایت مضحکہ خیز بات ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ نبی نہیں تھے۔ جن پر صحیفہ نازل ہوتا۔ حضرت عثمان اور دوسرے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ارشادِ نبوت کے مطابق اسکو حفظ کرنا

اور تل واشاعت تھا اور بس دوسری الہامی کتابیں جو اصلیت کھو بیٹھی ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ ان کے مصنفین لاتعداد ہیں - ہر ایک نے اپنی اپنی مرضی سے جو کچھ چاہا اس میں شامل کر کے اسے الہام کہہ دیا ورنہ کیسے ممکن تھا کہ موجودہ کتاب مقدس اور اناجیل کے مختلف نسخوں میں کئی ہزار اختلافات ہیں - حیرت اس بات پر کہ اس کے باوجود سب کو صحیح مانا جاتا ہے -

پانچواں سوال :- "کیا سورۃ الحمد الہامی ہے ؟"

جواب :- پادری صاحب اتنا تو آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر یہ سورۃ الہامی نہ ہوتی تو اسے الہامی کتاب کا حصّہ کیوں کہا جاتا ؟

چھٹا سوال :- کیا سورۃ توبہ پر بسم اللہ ہے " ؟

جواب :- جی نہیں سورۃ توبہ پر بسم اللہ نہیں ہے - اور یہی اس کی اصلیت کا ثبوت ہے - کہ جس طرح اصل میں تھی اسی طرح اب بھی منقول ہے -

ساتواں سوال :- کیا اس میں تقدم وتاخر ہے ؟

جواب :- جی نہیں مطلق نہیں ! کروڑوں نسخے قرآن کریم کے دیکھیے جو لفظ جہاں پر ہے ہر نسخہ میں وہی لفظ وہاں پر ملے گا - کہیں آگے کا لفظ پیچھے یا پیچھے کا لفظ آگے نہیں ملے گا - الفاظ کا الٹ پھیر کہیں بھی نہیں ہے - یہ شرارت یہودیوں نے کی تھی کہ صحائف آسمانی کے الفاظ اصلی کو آگے پیچھے کر کے من مانا مطلب بیان کیا - افسوس یہ ہے کہ مسیحی علماء نے اپنی غفلت سے اناجیل میں بھی ایسا ہی تصرف کر کے اس کی اصلیت کو بگاڑ دیا ہے - اگر تقدم وتاخر کا یہ مطلب ہے کہ کسی پہلے واقعہ کو بعد میں اور بعد کے واقعہ کو پہلے بیان کیا گیا ہے تو اس تقدم وتاخر سے نہ کوئی کتاب خالی ہے اور نہ یہ کتاب کا نقص ہے - چنانچہ اگر کوئی کہے کہ میں نے انار اور سیب کھائے تو گو اس نے پہلے سیب اور پھر انار کھایا

ہو یہ بات سچی ہی کہی جائے گی - شاید پادری صاحب بیچارے تقدم و تاخر کا مطلب نہیں جانتے -

آٹھواں سوال یہ ہے کہ کیا آخری کتاب کے اعراب الہامی ہیں؟

جواب یہ ہے کہ جی ہاں الہامی ہیں، مثلاً الحمد کا لفظ جب نازل ہوا تو الف اور ح پر زبر لام اور م ساکن اور د پر پیش ہی کے ساتھ نازل ہوا۔

نواں سوال۔ "آخری کتاب میں قصے کہانیاں کیوں ہیں"؟

جواب :- عام طور پر قصہ صحیح واقعات کو کہتے ہیں اور کہانی جھوٹی باتوں کو - قرآن میں کہانی نہیں ہے ہاں قصہ یعنی صحیح واقعات ہیں جن کا مقصد عبرت و نصیحت حصول علم و حکمت ہے - قرآن میں ہے فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ (یوسف ۱۲)

دسواں سوال :- "یہ کتاب عربوں کے لئے ہے یا تمام دنیا کے لئے"؟

جواب :- بالفاظِ قرآن یہ ہے کہ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ (ابراہیم ع ۷)

یعنی اس میں جو کچھ ہے سب کچھ تمام انسانوں کے لئے ہے - ساتھ ہی یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ یہ خالق کا کلام ہے یا مخلوق کا؟ اس کا جواب بھی قرآن میں ہے اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی محض وحی ہے جو پیغمبر پر بھیجی گئی - یہ سوال حیرت ناک ہے کیونکہ تمام مسلمان اسے خالق کا کلام سمجھتے ہیں اور مخلوق کا، کلام خیال کرنے والے کو کافر جانتے ہیں -

گیارہواں سوال :- "کیا یہ کتاب انبیاء کو معصوم پیش کرتی ہے"؟

جواب :- اس میں کیا شک ہے کہ انبیاء معصوم ہیں اللہ تعالےٰ اُن کو گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رکھتا ہے - قرآن شریف میں کسی نبی کے کسی گناہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ تمام انبیاء کو ان گناہوں سے بری بتاتا ہے

جو بعض   نے ان پر لگائے ۔ اس کی تفصیل پادری صاحب آپ
کے لئے باعثِ اذیت ہوگی اس لئے اُن گناہوں کا بیان نہیں کرتا جو اُن
کی مقدس کتابوں میں مذکور ہیں ۔

بارھواں سوال :۔ کیا کتاب میں ناسخ منسوخ ہے ؟"

جواب :۔ قرآن میں ناسخ منسوخ کا ہونا یقینی امر نہیں ہے ۔ لیکن
اگر ہو بھی تو قرآن کی اصلیت میں فرق نہیں آتا ۔ کیوں کہ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم
کسی وقت کوئی عارضی حکم دے اور پھر کسی مصلحت کی بنا پر اس کی بجائے
کوئی اور دائمی حکم دے دے اور یہ بھی کہ سابقہ حکم کی بجائے اس حکم پر عمل کرو
تو اس سے اصلیت واضح ہوتی ہے معدوم نہیں ہوتی ۔ اور یہ وضاحت بھی
قرآن میں موجود ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اقوام کو جو حکم دیئے وہ ایک
دوسرے سے مختلف تھے اور پہلے حکم کو دوسرے حکم نے منسوخ کر دیا ۔ آپ
یہ سوال تو کر سکتے ہیں کہ پہلا حکم کیوں منسوخ کیا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ پہلا
حکم جس مصلحت کی بنا پر تھا وہ اصلی حکم مگر عارضی تھا بعد میں اس سے زیادہ مفید
اور دائمی حکم کا متقاضی تھا ۔ اس لئے اگر دوسرا حکم دیا گیا قرآن میں جب ایک حکم
منسوخ کرتے یا درگزر کر دیتے ہیں تو ایک اور حکم اس سے بہتر یا ایسا مفید دیدیتے ہیں
یہ سلسلہ ازل سے چلا آرہا ہے ۔ قرآن کا وہ حکم بھی اصلی ہے جو منسوخ ہو گیا اور نیا حکم
بھی اصلی ہے ۔ جو دائمی ہے   اور اصلیت بہرحال موجود ہے ۔

تیرھواں سوال :۔ کیا آخری کتاب میں آیات حضرت عمرؓ کی مرضی کے
مطابق بھی خدا نے لکھوائی تھیں ؟"

جواب :۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو چاہا وہ خدا سے
لکھوا لیا ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات جو کچھ اللہ نے پیغمبر حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی فرمایا وہی حضرت عمرؓ چاہتے تھے ۔

بالکل اسی طرح ہے جیسے حضرت عیسےؑ چاہتے تھے کہ ان کی جان بچ جائے جہاں تک وہ بچ گئے۔ قبولیت دُعا کے یہی معنے ہیں۔

چودھواں سوال :۔ "کیا آخری کتاب میں کوئی آیات دوسری کے خلاف جاتی ہیں؟"

جواب :۔ قرآن میں ایسا ممکن ہی نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ اللہ کی کتاب نہ ہوتی۔ کوئی مسلمان ایسی کتاب کی اصلیّت کو کیسے تسلیم کرسکتا جس کے مختلف نسخوں میں کئی ہزار اختلافات ہیں۔

پندرہواں سوال :۔ کیا یہ آخری کتاب مکمل ضابطۂ حیات ہے؟ اگر ہے تو پاک اور پلیدی کے مسائل کیا ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں جس قدر مسائل پاکی اور پلیدی کے بتائے گئے ہیں کسی بھی الہامی کتاب میں مذکور نہیں ہیں اور اس کا سبب بھی بیان فرما دیا ہے کہ **یُرِیۡدُ لِیُطَہِّرَکُمۡ** یعنی اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاکیزگی عطا فرمائے۔ رہا اس کتاب کا مکمل ضابطۂ حیات ہونا سو پادری صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ حیات انسانی کا کوئی معاشی۔ معاشرتی یا اخلاقی پہلو ایسا نہیں ہے جس کی خوش اسلوبی اور اصلاح کی ضامن یہی آخری کتاب "قرآن" نہ ہو۔ ورنہ پادری صاحب یا تمام دنیا بتائے کہ انسانی زندگی کا وہ کونسا پہلو ہے۔ جس کی اصلاح قرآن حکیم نے نہ کی ہو

سولہواں اور آخری سوال یہ اگر یہ آخری کتاب ہے تو اس نے کونسی نئی چیز پیش کی ہے"؟

جواب :۔ قرآن نے لا الٰہ الا اللہ کا تصور پیش کیا جس کے

جس کے معنے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق اور

اہل نہیں ہے۔ لوگ اس تصور سے نا آشنا تھے۔ چنانچہ قرآن میں

یا ہے کہ اہل جہاں حیرت میں تھے کہ یہ "کیسا رسول ہے جس نے بے شمار

معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کا تصور دلایا؟" اس کا نام توحید ہے

یہی رأس الحسنات یا تمام نیکیوں کا سرآغاز ہے یعنی جو شخص معبود حقیقی

چھوڑ کر دو خداؤں تین خداؤں یا بے شمار خداؤں کو معبود مانتا ہے یا اللہ کی

مانتا ہے اُس سے نہ کسی نیکی کی توقع کی جا سکتی ہے اور نہ تصور

لا الٰہ الا اللہ کے بغیر کوئی ضابطۂ حیات متعین ہو سکتا ہے

تمام سوالات کے جواب آچکے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ پادری صاحب نے ان سوالات کے ذریعے اپنی کتب مقدسہ

کے غیر اصلی ہونے کا عذر پیش کیا ہے چنانچہ مثلاً:

۱- وہ اناجیل مقدسہ کو غیر اصلی سمجھنے پر مجبور ہیں کیونکہ مسیحی دنیا

ان ٹہلیوں، جھلیوں وغیرہ کو پیش نہیں کر سکتی جن پر سب سے پہلے

اناجیل لکھی گئیں۔ مطلب یہ ہے کہ سینوں پر لکھنے کی کسی نے کوشش

نہیں کی۔

۲- چونکہ مسیح نے کسی کو انجیل کے لکھنے کا حق نہیں دیا لہٰذا موجودہ

اناجیل اصلی نہیں ہیں۔ کیونکہ مختلف اناجیل کی ترتیب مختلف ہے۔

۳- چونکہ انجیل کی ترتیب ٹھیک نہیں ہے لہٰذا وہ غیر اصلی ہیں۔

۴- چونکہ موجودہ بہت سی اناجیل مختلف اصحاب نے خود لکھی ہیں

لہٰذا وہ مستند نہیں ہیں۔

۵- چونکہ حضرت مسیح کی دعائیں اپنی ہیں لہٰذا وہ سورۃ الحمد کی طرح

الہامی نہیں ہو سکتیں۔

۶ - چونکہ انجیل کی فصلوں میں سے کسی پر بھی بسم اللہ نہیں ہے لہٰذا وہ تمام باتیں سورۂ توبہ کی طرح الہامی نہیں ہیں۔

۷ - چونکہ مختلف اناجیل کی عبارت میں بے شمار گڈمڈ ہے (جسے تقدیم و تاخیر کہتے ہیں) لہٰذا وہ اصلی نہیں ہیں۔

۸ - چونکہ انجیل اپنی زبان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا وہ الہامی نہیں ہیں جیسا کہ قرآن کے اعراب ان کے نزدیک الہامی نہیں ہے۔

۹ - چونکہ اناجیل میں قصے کہانیاں ہیں لہٰذا وہ صحت سے عاری ہیں

۱۰ - چونکہ اناجیل تمام دنیا کے لئے نہیں ہیں۔ اور نہ خالق کا کلام ہیں بلکہ مخلوق کا کلام ہیں لہٰذا وہ بھی بناوٹی ہیں۔

۱۱ - چونکہ اناجیل انبیاء کو معصوم پیش نہیں کرتیں لہٰذا وہ بھی صحیح نہیں ہیں۔

۱۲ - چونکہ اناجیل میں متضاد احکام ہیں لہٰذا وہ صحیح نہیں ہیں۔

۱۳ - چونکہ لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق اناجیل میں جو چاہا لکھ دیا لہٰذا وہ اصلی نہیں ہیں۔

۱۴ - چونکہ اناجیل کی بعض عبارتیں دوسری عبارتوں کے خلاف ہیں لہٰذا کوئی بھی صحیح نہیں۔

۱۵ - چونکہ موجودہ اناجیل مکمل ضابطۂ حیات نہیں اور اس میں پاکی ناپاکی کے مسائل نہیں ہیں لہٰذا وہ بھی جعلی کتاب نہیں ہے۔

۱۶ - چونکہ انجیل میں کوئی نئی چیز پیش نہیں کی گئی لہٰذا وہ بھی

صحیح نہیں ہے۔

اب نہیں معلوم پادری صاحب نے اپنے سوالات کی روشنی میں لاشعوری طور پر اناجیل کی اصلیت کو کھو دیا یا کسی مصلحت سے دانستہ ایسا کیا۔ کیونکہ وہ تمام الزامات جو اناجیل کے غیر صحیح ہونے کے دلائل میں انھوں نے قرآن پر تھوپ کر اناجیل کے بے اصل ہونے کا اعتراف کیا اور لاشعوری طور پر قرآن کے اصل ہونے کو مان لیا ہے۔ کیونکہ قرآن ان تمام الزامات سے بری ہے۔ جو موجودہ اناجیل پر عاید ہوتے ہیں۔

بہر حال ان کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔

وَالسَّلامُ علیٰ مَنِ اتبع الھدیٰ

نیاز مند:۔ منظور احسن عباسی